بمبئی

کشف الاخبار کاشف الاسرار

لوح مسح خدائے اکرم ہے
کیون نہ سمجھے ہر ایک اسکو عزیز

عشرت افزا ہے دافع غم ہے
کشف الاخبار جان عالم ہے

N 23 The Bombay Kushful Akhbar L 20

جلد ۲ مورخہ ۵ ماہ شہر ربیع الثانی ۱۲۹۱ ہجری مطابق ۱۱ ماہ جون ۱۸۷۴ع روز پنجشنبہ باہتمام کمترین منشی محمد امان علی لکھنوی نمبر ۲۳

اشتہار اس اخبار کاشف الاسرار سراسر بہار کی جو ہفتے مین ایک بار دستور ہے چہرہ ہائے
باشندگان اسلام کا مقصد ہے یہ مین ہے ترجمہ اخبارات صداقت آیات انگریزی اور دوسرے
مضمون کلام … با تحقیق کا نام نہین کسی کا ہجو اور مذمت زبان پر لانا اپنا کام نہین دیگر
… سچ کہنے سے باز نہ رکھیگا جو صحیح اور تحقیق ہوگا اظہار کرینگے قیمت اہل شہر کیواسطے ماہواری
پیشگی ایک روپیہ ماہبعد … سالیانہ پیشگی بارہ روپیے ماہبعد سال پندرہ روپیے اور باہر کیواسطے پیشگی
ششماہی مع محصول ڈاک سات روپیہ ماہبعد دس روپیے سالیانہ پیشگی مع محصول ڈاک تیرہ روپیے
ماہبعد چوبیس روپیے اور … پیشگی سالیانہ … پندرہ روپیے ماہبعد تیس … بعد … سال گذرنے …
روپیے دینا پڑیگا قیمت پیشگی ہمراہ درخواست اخبار رجعت فرماوین اس سے زیادہ مدت ایک مہینے
کی مقرر ہے … ماہبعد محسوب ہوگی قیمت بذریعہ ہنڈوی یا بل یا مہٹ کے ارسال فرماوین اگر ہنڈوی
… ہو تو ٹکٹ … بیرنگ عنایت کرین … بیرنگ … پہنچنے مین شک … جسقدر ٹکٹ ہون
اونکے … فی روپیہ ایک آنہ زیادہ دیوین کیونکہ ایک روپیہ کے ٹکٹ پندرہ آنے کو
بکتا ہے … صاحب لیا … تو ایک قطعہ اخبار بھی انکے قیمت … سال کی برابر … پڑیگی
پیشگی کا روپیہ اونسے لیا جاویگا جسکو اخبار موقوف کرنا منظور ہو جسقدر قیمت باقی ہو ادا کرے
ایک قیمت … ہوگی باوجود عدم … سال اخبار ماہواری انکے نام … جاری رہیگا … ہوگی

ایک اخبار کی قیمت ۶ ر اشتہار فی سطر ــــ ۲

اشتہار پورے کاغذ کا چار روپیے مقرر ہے اور مطلب نیک نامی

… کا اظہار فی سطر ۸ ر ــــ لیا جائے گا

کشف الاخبار بمبئی

کا مضمون ہے جس سے ظاہر قصہ خون ہے کہ ایک محلہ بنام چونا بھٹی جو مشہور ہے وہان ایک جلے تن نے آتش غیرت کے جوش مین اگر اپنے دل کا پھپھولا توڑا زبان زد یہہ مذکور ہے کہ گلڈر اسٹریٹ کی چال مین رہنے والے راگھو داکوسا نام
نام کے ایک ہندو جو سرکار کے قدیم جیلخانہ کا نوکر سپاہی اپنی لکھمی نام کی عورت نوجوان کو جسکی عمر بیس برس کے شباب کا … تھی عنایت … نے عالم جوانی کی بہار دکھائی تھی جمعہ گذشتہ کے دن رات کو صبح ہونیکے ساڑھے چار بجے کیوقت چھری سے گلا کاٹ کر مار ڈالا نہین معلوم اوسکو کیا کیا تھا کون سی جلن کا بغض نکالا بعد اوسکے اوسی چھری خون آلودہ محبوب کو اپنے بھی پیٹ مین گھسیر کر خودکشی کا ارادہ کیا تھا پھانسی سے چھٹکارا پا جاوے ایسا قصد زیادہ کیا تھا مگر ایک ہی زخم کچھ ہلکا سا لگکے رہ گیا تھا مکان ہمسایہ کی ملی ہوئی ایک کوٹھری کے رہنے والون نے پکڑ لیا تھا یہہ حال معلوم ہونے سے تحقیقات حال کیواسطے اوسکی لاش سرکار مین … بھیجی تھی اظہار اوسکا بہت طول ہے لکھنے کی ضرورت نہین … کسی باعث بدکاری سے عمداً قتل کر ڈالا

بمبئی مین موسم

برسات کا آغاز فضل ایزدی پاکذات ہوا بمبئی مین شروع موسم برسات ہوا حرارت آفتاب اور شدت دھوپ آمد پانی سے بدل گئی ہوا ہی

خنک اور خوشگوار نے فرحت دکھلائی جیسبت گرمی کی ٹل گئی ہفتہ گذشتہ کے روز چہارشنبہ تاریخ ۳ جون ۷ ربیع الثانی کی رات کو پہلا پانی برسا اور زور و شور کا برسا ہوا بھی بہت تند تھی چلی پھر برسات کی محیط آسمان ہو گیا جب سے کبھی کبھی برستا جاتا ہے جھڑی شبانہ روزی کا دن سا لگتا آتا ہے

جزیرہ عدن کا علاقہ لاہج اور دولت عثمانی

اس ہفتے کے میل ولایت کے ساتھ تاریخ ۲۷ ربیع الاول مطابق ۱۴ ماہ سے کا اخبار جوایب پای تخت قسطنطنیہ بارگاہ سلطانی سے ہمارے پاس آیا اوس میں صاحب اخبار موصوف کا بیان ہے کہ تاریخ ۲۶ اپریل کو اڈمیرل انگریزی سترادلعوس سلاد نے اپنا ایک خط جو صاحب سورتنگ پوست کے پاس بھیجا ہے اوسکا ترجمہ درج اخبار کرتے ہیں راز سربستہ کو آشکار کرتے ہیں **وھُوھٰذا** اڈمیرل مذکور لکھتا ہے کہ ملک یمن جو کہ اہل اسلام کی پاک زمین ہے اسپر جو حمایت ہم نے حاصل کی ہے تاکہ عدن کیواسطے کچھ تنگی نہ ہو اور جو اقتدار کہ ہم نے پیدا کیا ہے اوس زمین میں جو زمانہ قدیم سے آج تک ایسی محسوب ہوتی تھی کہ وہ ایک جز ہے ممالک عثمانیہ کا مگر وہ اقتدار اور حمایت اس قسم کی ہے کہ ایک روز کشاکش میں ڈالیگی اور وہ کشاکش شاید اوس کشاکش سے زیادہ ہوگی جو چند دنوں کے اول ہمارے سامنے آئی تھی جسمیں تیرہ کروڑ روپیہ صرف ہوئے اور مصایب بھی زیادہ اوٹھانے پڑے تھے اگرچہ وہ خرچ بہت کثیر تھا لیکن یہ اوس سے کو چند ہوگا اور فی الحال جسطرح کی بات اس حمایت اور اقتدار کے حاصل کرنے میں ہمارے روبرو آئی ہے وہ گفتگو اور تحریر ہے جو ہمارے اور باب عالی دولت عثمانی کے درمیان ہوئی ہے جس سے لازم آتا ہے کہ ہم اعتراف اور اقرار اوس کا کریں جو ہمارے جہازوں

یورپ کیطرف سامنے روبکار اور وہ انجام ہمارے جہازوں کا جانب مشرق میں ایسا ہے جسکو موسیو ڈی لیسپس نے ایجاد کیا ہے اور یہ بات ہر ایک علم خاص خورد و بزرگ کو معلوم ہے کہ کشادگی نہر سویس کی بطور بادشاہان یورپ کے زیر نظر فرانس کی ہونا بخصوص جنگ نپولین کے باب عالی کو ناگوار گذرا تھا مگر جب پھر کاروبار نہر کا خدیو مصر کے سپرد ہوا تب باب عالی سلطانی کو یقین ہوا کہ اتصال دریای سفید کا دریای احمر کے ساتھ کاروبار دولت سلطانی کو کچھ خلل نہ کریگا بلکہ مصالح امور سلطانی کو اوس سے منصوبا اور رواج حاصل ہوگا اور حقیقت میں مل جانا دولت سلطانی کا جزیرہ عرب کے ساتھ خوب مستحکم ہوا اور آمد و رفت کرنا جہازوں کا نہر سویس کے رستے بہت آسانی کے ساتھ ملک یمن میں اور لشکر بھیجنے کو دولت سلطانی کو بہت اچھی فرصت اور خوب موقع ملا یہانتک کہ یمن کا تمام ملک دولت سلطانی کے تابع اور زیر فرمان ہو گیا اور شہر صنعا جو پای تخت یمن ہے وہ جای حکومت گورنر اب تمام یمن حکم سلطانی کا تابع ہے اور کوئی شخص اون کے حکم سے انکار اور نافرمانی نہیں کرتا ہے مگر علاقہ لاہج کی طرف جو عدن کا مخزن ہے اور جس سے عدن کو رسد پہنچتی ہے اور لاہج مقام عدن سے اٹھارہ میل دور ہے اور گورنمنٹ ہندستان کی طرف سے امیر لاہج کو کچھ وظیفہ امدادی مقرر ہے والبتہ علیحدہ ہی گورنمنٹ ہند نے پیش قدمی کی کہ جاہا کہ لشکر سلطانی عدن سے دور رہے مگر یہ پیش قدمی گورنمنٹ ہند کی تکبر و نخوت کی راہ سے تھی اور گورنمنٹ ہند کا یہ دعوی تھا کہ عدن کا منضبط ہونا ہندستان کیواسطے بہت ضرورت ہے اس سبب سے سفیر انگریزی جو ملک سلطانی میں مامور ہے اوسنے دربار سلطانی میں درخواست کی تھی کہ لشکر سلطانی مقام لاہج کی طرف سے واپس بلا لیا جاے اور وہاں کے باشندوں کے حقوق میں کسی قسم کا دخل نکرنے پاے اسی باعث سے گورنمنٹ

حاکم انگریزی کو حکم دیا تھا کہ ایک پلٹن اور چند ضرب توپ اور کچھ سوارون کا
رسالہ اوسطرف بھیجا جاوے تاکہ امیر لاہج کی اوسکے بھائیون کے مقابلے مین
مدد کرے چنانچہ اوسکے بھائیون کو گرفتار کر لیا اور اونکے بود و باش کے مکان کو بالکل
خراب کر دیا اب مقام لاہج گویا حکومت ہندستان کے ایک علاقہ سرکاری کے
موافق ہے حاصل کلام گورنمنٹ ہند کا یہی دعوی تھا کہ ہمنے امیر لاہج کے ساتھ
بلا واسطہ اور بلا مداخلت دولت سلطانی کے معاہدہ کیا تھا اور اسطرح کے
معاہدہ سے ایسی بات ظاہر ہوتی ہے کہ بدون مداخلت دولت سلطانی کے امیر
لاہج کے ساتھ معاہدہ کرنا گویا اوسکی خود مختاری ثابت کرنا ہے اور حق سلطانی کو
ساقط کرنا ہے مگر اس صورت مین میرے نزدیک یہہ دعوی گورنمنٹ ہند کا نامناسب
اور نالایق ہے کیونکہ سلطنت کا حق ساقط نہین ہوتا ہے جب تک وہان کی گورنمنٹ
اوسکا دعوی یا نہی نہون کیا تھا ایک برس پیشتر طرابلس الغرب اور جوار
عرب وجوار ہے سو برس سے پیشتر مین زیادہ خود مختار نہین تھا پس کیا ہمنے
وہان کے حاکمون کے ساتھ معاہدہ نہین کیا تھا اور کیا ہم نے وہان کے مالکون کے
جہازون کو گرفتار نہین کیا تھا اور کیا ہمنے وہان کے حاکمون کے شہرون پر توپ
نہین ماری تھین بدون اسکے کہ دولت عثمانی سے استفسار کرتے مگر باوجود ان
سب باتون کے پھر بھی جسوقت دولت سلطانی کو وقت ملا اور فرصت دست
یاب ہوئی تب لشکر بھیجکر اوس تمام ملک کو اپنے ممالک محروسہ مین شامل کر لیا
اور ہم دیکھا کئے ہمسے کچھ نہو سکا ہماری طرف سے کسی طرح کی روک ٹوک بھی
نہین ہوئی اور اب درمیان گورنمنٹ طرابلس الغرب کے جو سلطانی گورنمنٹ
ہے اور گورنمنٹ مالطہ کے جو انگریزی گورنمنٹ ہے ہماری دونون مین بہت اچھی
اور خوب رابطہ اتحاد ہے ہان باب عالی و دولت سلطانی معاملہ لاہج کے
... خوش ہوا ہی اسواسطے کہ باب عالی نے ہمارے ساتھ لڑائی کرنا نہین چاہا

کیونکہ دونون دولتون مین بہت قدیم سے دوستی ہے اور سوا اسکے اون دنون
باب عالی کو بعضے امور معاملات مالیہ کے در پیش ہین اوسطرف زیادہ مصروف
ہے اور وہ خاموش رہنا باب عالی کا خوشی سے نہین ہے اور یہ
خصلت آل عثمان کی نہین ہے جب ہر قسم سے کہ سلطان اسلام زبردست وارث ہے درمیان
اور اسکو ممکن نہین ہے کہ وہ ایسی مقام پر سکوت کرے جہان مسلمانون کے
اوسکی کسر شان معلوم ہو مگر وہ سکوت کرتا ہے اسواسطے تاکہ اوسکو فرصت حاصل
ہو اور یہ آوازہ جو روز بروز پھیلتا جاتا ہے یہہ ایک عجیب طرح کا ہے کہ جب
اہل اسلام مین خصوصا اس صورت مین یہہ آوازہ ... سلطان کو ضرور ارادہ کرنا
کہ وہ اپنے حقوق کی حفاظت کیواسطے بہت کوشش کرے اور اس باب مین
عرب کا سواد اشتعال سے بھرا ہوا ہے کہ ایک مشایخ کے ایک وعظ سے
بہت سے صاعقے اور بجلیان پیدا کریگا الحاصل حمایت کرنا لاہج کی ایک دن ہمکو بہت محنت
اور مشقت مین ڈالیگا اور منفعت کچھ نہین ہے اور جو کوئی ایسا کہے کہ لاہج
کی حمایت ہم اسواسطے کرتے ہین کہ عدن کو اوس سے رسد پہنچتی ہے تو یہہ دعوی
اوسکا نابود و بیہودہ ہے ای صاحب مین اپنی اس رای کے ظاہر کرنے سے عفو کی
گستاخی کا خواستگار ہو کر التماس کرتا ہون کہ جس کسی کو دولت عثمانی کے حال سے
واقفیت حاصل ہے وہ خوب جانتا ہے کہ جو سردار لشکر سلطانی کا مقام لاہج
مین قیام کرتا تو کیا وہ ہماری لشکر مین رسد کا اوتار روک رکھتا یہہ بات خیال مین
نہین آتی اور اگر یون بھی ہو وے تو ہمکو لازم ہے کہ ہم وہ حصہ سپاہ کا جو جنگ
ازنگ پاس ہے اپنے تحت حمایت مین کر لین اسواسطے کہ جبرا انکو جو ہمارے رسد
پہنچا سکے اور سوائے اسکے ہم یہہ خیال کرین کہ جو اہل اسلام ہندستان مین ہین
کیا خوش ہونگے اگر یہہ نسبت ایسے شخص عالی رتبہ کے جسکا نام نامی وہ لوگ خطبون
مین بہت احترام سے پڑھا کرتے ہین کسی قسم کی بے ادبی ہو جنس تم جرا اخبار جو ...

عربی قسطنطنیہ

ریاست اجیگڈہ و رئیس قابل تحسین نام

چونکہ یہہ مہتمم کشف الاخبار بمبئی ہندوستان کی ریاستوں
و رئیسان نیکنام و ذوی الاحتشام کا خیرخواہ ہے جب کسی رئیس نامدار کی
خوبی انتظام ملکی لیاقت ریاست داری علمیت اور دانائی عالی ہمتی اور
قدردانی عدالت گستری و فیض رسانی اور رضاجوئی و اطاعت سرکاری
کی خبر سنتا ہے بہت خوش ہوکر درج اخبار کرتا ہے تا نام نیک اوس رئیس بلند
ہمت کا بہت خوبی سے مشہور روزگار کرتا ہے جب کہ اسوقت صحیفہ سید
الاخبار میں مہاراجہ عالی ہمت کی کیفیت بلند نامی دیکھکر بکمال خوشدلی یہ
حال اظہار کرتے ہیں کہ یہہ ریاست ملک بندیلکھنڈ میں واقع ہے والی
اس ریاست کے جناب سری مہاراجہ رنجور سنگھہ بہادر ہیں —
ماشاء اللہ حضور ممدوح جوان صاحب حسن و جمال ہیں لیاقت بہت
اچھی ہے فارسی ہندی اردو میں ماہر اور انگریزی سے بھی آشنا ہیں
اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ میں یگانہ روزگار کبر و غرور سے مبرا
سخاوت میں بینظیر شجاعت میں شیرگیر بندوبست ریاست کا اس خوبی
و حسن انتظامی سے کرتے ہیں کہ حکام ثناخوان ہوتے ہیں انصاف مقدمات
میں تحمل و سیاست و راستی و فراست اونہیں کا کام ہے دلیری اس
خاندان بندیلے کی ہمیشہ سے ضرب المثل مشہور ہے لیکن مہاراجہ صاحب
بہادری و شیرمردی میں یکتا ہیں اون کی شجاعت دیکھکر بقول اسکے
ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ ۔۔ اونکو فخر خاندان کہنا سزاوار ہے
چنانچہ نامہ نگار صاحب ہمارے جو حال میں ایک تازہ دلاوری اور
جوانمردی جناب مہاراجہ صاحب بہادر سے ظہور میں آئی ہے اس طرح
تحریر فرماتے ہیں کہ پندرہویں جون سے تحصیلدار پرگنہ بچھون کی عرضی متواتر
باظہار تلف ہونے مویشی قرب و جوار بسبب لاگو ہوجانے ایک شیر کے
آئی ہرچند دفعیہ کی تدبیر کی گئی لیکن شیر حریف قبل پہونچنے
شکاریوں کے چلا جاتا اور موقع پاکر نقصان مویشی کر جاتا اسے تو شکاریون
نے خبر دی کہ مقام چہتا میں وہ شیر آیا ہے باستماع خبر خود بدولت بنفس نفیس
متوجہ استیصال اس بلائے ناگہانی کے ہوئے اور امور متعلقہ معمولی سے
فارغ ہوکر اوسی دن اوس مقام کو کہ اجیگڈہ سے بفاصلہ چھہ میل واقع ہے
تشریف لے گئے بنظر تعجیل و بخیال کثرت کاروبار ریاست اوسیوقت ایک
بکرا میدان میں قریب جنگل کے بندہوایا اور خود بدولت کچھہ فاصلہ پر مع
مصاحبین خاص سے سوائے صاحب شمشیر سنگھہ صاحب و کنور دلیپ سنگھہ
صاحب و کنور منگل سنگھہ صاحب منتظر آمد شیر کے کہڑے ہوئے شیر لاگو
تھا بکری کی آواز سنتے ہی آیا اور آتے ہی خود بدولت کو دکہائی دیا سبحان اللہ
نظر کا ملنا تھا کہ فوراً بندوق لگائی گئے عین وسط پیشانی میں گولی لگی
شیر گرپڑا طعمہ اجل ہوا چاہتا تھا کہ احتیاطاً صاحب جی اور کنور دلیپ سنگھہ
صاحب نے حسب الایماء والا بندوقیں چلائے حقیقت میں ایسے مقابلہ میں شیر کا
مارنا ایسے سردار عالی ہمت کا کام ہے رعایا کو اس لاگو شیر کے مارے جانے
سے کمال خوشی ہوئے سب نے متفق اللفظ دعای خیر دی یہہ شیر جسامت میں
بہ نسبت اکثر شیروں کے بڑا اور طاقت دار تہا جیسے شکار میں تفریح شکار
اور رفاہ رعایا مضمر ہے اور اسی میں ناموری و ثواب ہے بعد مراجعت
مہاراج ریاست خیرات مناسب کے گئے سلامی سر ہوے اور نذرین گذرانی گئیں خدا کرے
ہمیشہ حضور والا کو کامگار و بامراد رکہے فقط ۔

واقعہ عجیب

انجمن جناب نمبر ۲۲ مکتوبہ ۲۹ مے سے

بجنسہ نگارش ہے کہ صاحب اخبار موصوفۃ الصدر لکھتے ہین کہ ۲۰ مئی کو ایک عجیب حیرت انگیز واقعہ جسکی بحث مین آگے پہلے ہمکو کلام تھا سنا گیا جو اکثر آنکھون مشاہدہ ہے دہلی مین بیچ شہر چاندنی کے محلہ چرخہ والان کے گھر مین مدت سے دیمکین آتی تھین مگر وہ گھر والون مین کسی تنفس سے مس ہی نکرتی تھین گھر نیا گاہ گاہ بنیا تھا اسکو اہل محلہ اور اپنے جیران کی سازش سمجھکر کچھ دنون اونکو برا بھلا کہتا رہا اور جب دیکھا کہ اسپر باران سنگ وحشت کو ترقی ہے کچھ آدمیون کو اجرت پر مقرر کرکے سقف مکان پر نگہداشت کیلیئے بٹھانے لگا لیکن پھر بھی کنکر پتھر کا آنا بند نہوا اور نہ بہ روز زیادہ شورش ہوا پر چند روز تک یہ کیفیت رہی کہ وہ اپنے گھر کے کھانے کی چیز مین خواہ کیسی ہی حفاظت کرتا غلاظت سے بھر جاتا چنانچہ اس تاریخ کو جب پانی پینا چاہتا خون پانی کی جگہ نظر آتا اب ہندو اور مسلمان عاملون کی تدبیرین کیجاتی ہین دیکھئے اوسکا کیا نتیجہ ظہور مین آتا ہے واللہ اعلم یہ کیا اسرار ہے

جواب چٹھی راقم بیہودہ نگار پوچ گفتار

تاریخ چٹھی جون ماہ حال کو کسی بیوقوف عقل کے دشمن نے بمبئی سے ایک چٹھی زبان گجراتی مین بنام کشف الاخبار کے بذریعہ ڈاک بھیجی ہے اوس مین بالکل حماقت و جہالت ظاہر کی ہے اور اپنا نام فرضی بے پتا اور نشان سکونت جو لکھا ہے اوس سے مفہوم ہوتا ہے کہ کوئی بے کا پوتا اور نہ ہی سمجھ کا محض جاہل بدخصال بد یا خباثت پوچھیا اور کا غدار بے اعتبار ہے اپنے پوشیدہ کرکے کو ہندو بنے کا نام ظاہر کرتا ہے شتاپ کیا ہے غیر کے باپ کو اپنا باپ کیا ہے لیکن یہ جو معلوم ہوتا ہے کہ شاید کسی پارسی کا طرفدار ہے اوسکی تحریر سے شرارت ختم کسی اوندھیار وکی آشکار ہے چٹھی مین اوس شکل کو زشت مضمون بیہودہ لکھا ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ وہ حالت یا جیسے کہ بوبل سوکھے ہوئے اور مادر وکی حال ابتداء کرکر ہیٹ بھولا یا ہے جسمین ہوا کا رستہ بند ہوجاتا ہے اسکی ہمیشہ ہند کے راہ سے تخت بوجھ چپکے سے آگے ہوئے بادشاہ مین اور سوتے ہین اوندھا پڑ جانے سے اولٹے خواب دیکھکر زبان بکا ہے پوچھتا ہے کہ روم اور ترکستان کی خبرین تم کہان سے پاتے ہو اور مشرکی پاتون کے افواہی باتین کرنیوالون کو سناتے ہو اوسکی اس بیہودہ سوال سے معلوم ہوتا ہے کہ سچ مچ نیا جاہل عقل سے بالکل خارج وہی سو کروا دیا گیا ہے گرگام چناب تانا بچنے والا بازاری ہے علم اور فہم سے عاری ہے وہ نہین جانتا ہے کہ افضال خدا سے کشف الاخبار سالہای دراز عرصہ بیس سال سے بہت رونق کے ساتھ جاری ہے اور ہندوستان سے جزایر عرب اور عمان دار الملک حرم قسطنطنیہ پای تخت سلطانی بغداد شریف اور کربلا معلی اور عدن و بصرہ تک مقبول ہو کر جاتا ہے ہندوستان کے بڑے بڑے نواب صاحب فلک شوکت والی مملکت و راجگان عظیم الشان و عالی ہمت اور حضرات عالی درجات صاحبان علم و کمال اپنی نہایت عنایتون سے قبول فرماتے ہین اسمین سچی سچی خبرین باسند لکھی جاتی ہین بے سند خبرونکا اسمین نام نہین جھوٹ لکھنا یا کسی کی طرفداری کرنا اپنا کام نہین جو خبر بے سند ہو کی جاتی ہے وہ ایسی معتبر اخبارون سے لی جاتی ہے کہ اس عقل کے خارج کم ہمت اور بے بوجھ والے بقال بازاری کبھی خواب مین بھی نہ دیکھے ہونگے اور اون کے نام تک نہ سنے ہونگے دیکھنا تو کس کو کہتے ہین عربی فارسی ترکی اور اردو اور انگریزی سب ملا کر ۵۰ اخبار ہر ہفتہ مین ہمارے پاس آتے ہین اور ہمارے دوستان کرمفرما اور مخبران ذی علم ایسے ویسے صاحب علم و فضل صادق البیان ہین کہ اون کی لکھی ہوئی خبرین جو ہمکو ملتی ہین اور اون عمدہ اور نامور اخبارون کے ترجمے جو ہم تحریر کرتے ہین وہ دوسرے کو یہان نصیب نہین اگر وہ صداقت منظور ہو سامنے آوے اور جن اخبارون سے ہم لکھتے ہین دیکھے گر ہم

سمجھتے ہین کہ راقم چٹھی مذکور کو اون اخبارون کے دیکھنے اور حرف پہچاننے
تک کا بھی وقوف نہوگا پڑھنا اور سمجھنا تو بالائے طاق رہا وہ عربی اور ترکی اخبار
پای تخت قسطنطنیہ خاص بارگاہ سلطانی اور بغداد شریف ور اخبار فارسی
پای تخت طہران خاص دربار ایرانی اور دوسرے ممالک یوروپ اور تمام ہندستان
کے چھپے ہوئے ہوتے ہین کہ وہ راقم چٹھی سون سان کا بولنے والا کیا جانے
بالفعل اوس چٹھی کا جواب لکھنا ہم نے مناسب نہین جانا ایسے جاہل کو زیادہ تحریر
کرینا کیونکہ چٹھی لکھنے والا اس لایق نہین کہ ہم اوس سے گفتگو کرین اوسکی لیاقت
اور تمیز معلوم ہوگیا اور یہہ جو اوسنے لکھا ہے کہ تم پارسیون کے مقابلہ مین تحریرات
کیون کرتے ہو اسکا جواب یہہ ہے اپنی اخبار نویس تو اپنے اخبارون مین مسلمانون کے
بنسبت حسد و بغض بہت رکھتے ہین اور خود دخیل ہوکر بہت سخت کلمات زبان پر
لاتے ہین ہم تو کچھ اون کے موافق نہین لکھتے ہین کیونکہ اخبار نویس ہین سچی اور
کسی کی طرفداری نہین کرتے ہین جو بات قابل جواب ہوتی ہے اوسکا
جواب البتہ ترکی بترکی دینے مین تامل کیون کرینگے اور جو خبر ملٹری گیزٹ
اور دوسرے کئی ایک نامور اخبارون مین ہے جو سب ہمارے پاس موجود ہین اوسکا
بالکل برابر مضمون بلکہ بہت طول کو مختصر کرکے لکھی ہے وہ خبر تمام ہندوستان اور
ولایت کے اخبارون مین بھی لکھی گئی ہے اور بمبی مین تاریخ ۱۱ مئے کے سماچار جبر
ہے تمام نیز انڈیا کے جرنل مین نہایت طول سے لکھی گئی ہے وہ راقم چٹھی کی
سون سان کا لایق ہے منگا کر دیکھ لیوے اور اوس سے پوچھے کہ تم نے یہہ خبر کس کی
زبان سے اور کیون لکھی ہے اگرچہ اوس خبر کو ہم خود قابل صداقت اور اعتبار
خیال نہین کرتے ہین کیونکہ سیول ملٹری گیزٹ نے اپنے ارٹیکل کے طور پر بحث کے
موافق تحریر کی ہے اور اوسی کے موافق دوسرے بہت اخبارون میں مرقوم ہے مگر راقم
چٹھی بیچارہ بنیا چنا بہا تا ر ہنے بیچنے والا بازاری آدمی بے علم و بے تمیز
اوسکے فہمید کی عقل کہان سے لاینگا اول تو اوسکو دنیا کے دوسرے عمدہ عمدہ

اور نامی اخبار کہان میسر ہین اور اون کے پڑھنے کا علم اور خرید کرنے کی ہمت
کہان جو کہ ایک اخبار بھی نہین لے سکتا ہے وہی مثل ہے کہ چمڑی جائے پر دمڑی
نجائے اگر کوئی گجراتی اخبار سستی قیمت کا لیکر یا کسی دوست کے پاس
مفت مین پڑھ لیا تو بس اپنی حماقت سے سمجھ لیا کہ تمام دنیا کی اخبار و نکا حال اس
گجراتی مین ہمکو معلوم ہوگیا مگر یہہ خیال اوسکا اور بھی نہایت بیوقوفی کا ہے کیونکہ
وہ سب اخبارات عمدہ زبان ترکی اور عربی پای تخت قسطنطنیہ بارگاہ سلطانی
اور بغداد شریف اور پای تخت طہران وغیرہ کے اور دوسرے سب فارسی اور اردو
تمام ہندستان کے گجراتی اخبار والون کو نصیب نہین ہین اور اونکے پڑھنے کا علم بھی
نہین رکھتے ہین کہ اون کی خبر و نکا ترجمہ اپنے گجراتی مین کرین اور راقم چٹھی کو معلوم
کہ دنیا مین کیسے کیسے عمدہ اخبار ہین اور انکے دانا صاحبان اخبار کس طرح تحقیق کرتے
ہین بس اب اس سے زیادہ جاہل بے علم دال بھات کھانیوالے گنوار کو جواب دینا
ضرور نہین اوس خبر ارٹیکل ملٹری گیزٹ اور دوسرون کے جواب کے طور پر بھی دوسرے
اخبار اور خبرین ہمارے پاس آئی ہین اوسکو بھی تحریر کرینگے دیکھئے راقم چٹھی اگر کوئی
شریف ہے تو اوسکی کیا قدردانی کرتا ہے اوسکی شرافت لکھنے کے موافق ظاہر ہو جائیگی

ایک عورت نصرانیہ کا معہ فرزندان مسلمان ہونا

عنایت ایزد متعال ہے ترقی پر دین احمدی کا جاہ وجلال ہے جمعہ گذشتہ کے دن
اس معمورہ بمبی کی نامور مسجد جامع یا کی مسجد مشہور مین ایک مذہم قوم انگریز معہ ایک
لڑکا اور ایک لڑکی کے آکر دین احمدی کی صداقت اور رستہ نجات کی خوبی معلوم
ہونے سے بہت محبت سے مسلمان ہوئی یہہ عورت مستر ویس کی زوجہ ہے مستر
ویس کا روجر جو بمبی مین رہتا تھا اور نوکری کرتا تھا چند روز ہوئے مرگیا اوسکے
نطفہ سے ایک لڑکا عمر چھ سال اور ایک لڑکی چار سال کی عورت کے پاس
ہین انہون اوسکے دل مین دین اسلام کی صداقت اور یہہ مذہب برحق جانا

علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت اسقدر ثابت ہوئی اور یہ روشنی ہدایت دین اسلام کی اونکے دل پر ایسی چمک گئی کہ وہ دونون فرزندون کے مسلمان ہوئی اور مسجد سے ایک گاڑی مین سوار ہوکر اپنے مکان پر گئی وہان اوسی رات کو ایک شخص قوم افغان میر احمد خان کے ساتھ نکاح کیا

التماس

حضرات ناظرین عالیشان فیض رسان و قدردان کی خدمتون شریف مین نیازمند خیرخواہ بہت امید سے التماس کرتا ہے کہ عطائی قیمت سالیانہ سے امداد مطبع فرماوین نیازمند کو رہون منت اور شکرگذار بناوین

نعش

سرکاری کارروائی متعلقہ عدالت فوجداری مین جو ایک یہ طریقہ مدت سے جاری ہے کہ ڈاکٹر سول سرجن یا اوسکا اسسٹنٹ وغیرہ واسطے دریافت حال اور تصدیق اور گواہی دینے کے نعش کا معاینہ کرتے ہین اور اوسکو چیرتے ہین یہ طریقہ تو اوس حالت مین ضروری اور لازم ہے کہ کوئی نعش بہت سی دلایل اور وجوہات سے ایسی معلوم ہو کہ اسکو کسینے زہر دیکر ہلاک کیا ہے اور بظاہر اوسکا زہر دیکر مارا جانا مشہور نہوئی لیکن اوس حالت مین کہ جب کوئی آدمی دفعتہً کسی صدمہ اور ضرب اور عارضہ سے مرجاوے تو اوسکی نسبت یہ خیال کرنا کہ یہ زہر دیکر مارا گیا ہوگا واسطے تصدیق کے اوسکی نعش کا چیرنا سراسر بیجا اور نامناسب ہے ایکٹ ۱۸۶۱ء کے باب ہشتم فصل ۲۲ مین جو درباب شہادت مقدمات فوجداری ڈاکٹر اور ممتحن کیمیا کے ہے اور اسکے سوا اور بھی کسی قانون سرکاری مین یہ نہین لکھا ہے کہ جب کوئی شخص اتفاق صدمہ سے دفعتہً مرجاوے تو اوسکی نعش بجبر پولیس والے شفاخانہ مین بھجوا دینا اور وہان وہ نعش چیری جاوے یہ طریقہ بعض حالت مین تو ایسا ناپسندیدہ اور سراسر موجب ظلم و ستم ہے اور اسکی برائی جسقدر رکھی جاوے تھوڑی ہے چنانچہ اسجگہ یہ ایک نظیر اسی قسم کی سقدر کیواسطے اطلاع کے لکھی ہے ۱۰ اپریل سنہ حال مین بمقام کمپ پیر نمبر ۵ صدر بازار مین منشی

عبد الغنی صاحب مرحوم جو ایک معزز اور نامی گرامی دوکاندار کمپ میر نمبر ۵ سے تھے اونکی والدہ ضعیف العمر کوٹھے پر سے گر کر صدمہ جسمانی سے انتقال کر گئین بعد بازار کے ملازمان پولیس اوس نعش کو خلاف رضامندی عزیز و اقارب اوس متوفیہ کی نعش کو چیرا جانا کہ کوٹھے پر سے گر کر اوس عورت شریف ضعیف العمر کا ہلاک ہونا ایک امر بدیہی یقینی تھا اسمین اہل محلہ اور دوسرے آدمیون کو کسیطرح کا شبہ شک نتھا اور نہ ایکٹ ۱۸۶۱ء کے باب ہشتم فصل ۲۲ یا اور کسی قانون سرکاری مین یہ لکھا ہے کہ ایسے اشخاص متوفاون کی نعش بھی بجبر چیری جاوے جو کوٹھے کے اوپر سے گر کر مری ہون اس صورت میں کہ جب کوئی مرد یا عورت شریف پردہ نشین ہوئے اور اوسکے ورثا بھی موجود ہون اور وہ اوس قسم کے صدمہ اتفاقی سے مری ہو اور اسمین از روئے قرائن اور وجوہات کسی طرح کا شبہ بھی نہو تو پھر اوس نعش کو بلا رضامندی متوفی کی ورثا کے بجبر پولیس والون کا سرکاری شفاخانہ مین بھجوانا موجب کمال ظلم اور ستم ہے اور سراسر خلاف مذہب اہل اسلام ہے اسواسطے کہ اہل اسلام کے نسبت مذہبی سے مردہ کی تعظیم ہر وجوہ واجب ہے اور نعش کا چیرنا بالخصوص عورت کی نعش کا اس طرح سے بے پردہ کرنا تو سراسر خلاف ملت و مذہب ہے اور نہایت درجہ ایک فعل معیوب اور موجب بدنامی اور ہتک عزت شرفا ہے اسکے سوا ایسے کارروائی ناجایز سراسر قانون سرکاری کے خلاف معلوم ہوتی ہے اور اگر بالفرض قانون کا بھی ایسا منشا ہوتا تو بھی اوس اوس حالت مین وہ قانون ہرگز از روی انصاف اور مساوات ملکی اس قابل نہوتا کہ اوسکا عملدرآمد ملک ہند مین کیا جاوے اگر کوئی صاحب انگریز یا کوئی میم یورپین کوٹھے پر سے گر کر ہلاک ہو جاتی تو ہمکو از روی قراین حال کے ہرگز یہ یقین نہین ہوتا ہے کہ وہ ملازم پولیس جنہون نے منشی عبد الغنی صاحب مرحوم کی والدہ ضعیفہ کی نعش کو بجبر شفاخانہ مین چیروا کر مٹی خراب کرائی ہے اوسیطور نہ

لاش کسی شفاخانہ مین بھیجا تی ہیسا ہر نہایت درجہ قابل افسوس ہے کہ ایک
امر نازیبا اور نامناسب خلاف قاعدہ شریف عورتون کی واسطے ظہور میں
آوے کیونکہ یہ ہے اگر رہا کوئی امر ایسا نہین ہے کہ جو خلاف عادت
استعجاب ہو مگر ایسا اکثر ہوتا ہے تو پھر نعش کا بمبر شفاخانہ مین چروایا جانا بر آئینہ
خلاف قاعدہ سرکاری اور موجب ہتک اور بدنامی شرفا ہے اور جب اسطرح
سے مردون کی نعش کا چروایا جانا خاص و عام کو ناپسند ہے تو شریفون کی پردہ
نشین عورتون کی نعش کا چیرا جانا تو بدرجہا ایک خراب اور ناقص عمل ہے
نعش کا چیرنا کیا ہوا شریفون کی عورتون کی پردہ دری اور پردہ کی ستی خراب
کرنی ہوئی یہ امر سراسر ایک مداخلت مذہبی اور موجب جور و تعدی ہے اور اکثر
جگہ پر جو عورتین یا مرد کہو مٹے پر سے یا کوٹھے پر سے گر جانے مین ہلاک
ہوئی ہین اون کی نعش نہین چیری گئی ہے اگر حکم سرکاری ہوتا تو اور نعشین
بھی اس قسم کے مرنیوالون کی بھی چیری جاتین اور اگر اہالیان پولس کا یہ خیال عام
کہ سے زہر دیکر کوٹھے پر سے کسی مرد اور عورت کو گرایا ہو تو اسواسطے نعش کا چیرا
جانا مناسب ہی تو یہ قیاس نا معقول ہر جگہ مین ہو سکتا ہے مثلا جب کوئی شخص
بیمار مرا کرے اوسکی نعش بھی چیری جایا کرے اسواسطے کہ ممکن ہے کہ جو شخص
بیمار ہوئے اور اسکے عزیز زہر دیکر مار ا ہو لے اسکے سواے جب مرض وبائی ہیضہ
یا بخار وغیرہ کی ہو لے اور آدمی دفعتا مر جاے یا کرین تو اوس حالت مین بھی ہر ایک
متوفی کی نعش چیری جایا کرے کیونکہ وہان بھی یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ کسی نے
زہر دیکر مارا ہو لے اس صورت مین ایسی قیاس تمام سے لازم آتا ہے
کہ ہر ایک نعش چیری جایا کرے نہایت استعجاب یہ ہے کہ جب بظاہر کسی قانون
اور اکثر سرکاری میں ایسی حالت مین نعش کے چیرے جانے کے واسطے حکم
نہین ہے تو پھر اہالیان پولیس صدر بازار کیمپ پونہ نے ایک معزز شریف
عورت کی نعش بجبر خلاف مرضی ورثائی متوفی کے کسواسطے چروائی ———
ہمکو امید ہے جب اطلاع اس حال وحشت مال کی گورنمنٹ کو ہوگی تو اوس
امر کی تحقیقات اور باز پرس اہالیان پولس وغیرہ سے بخوبی ہوگی تاکہ آیندہ
اسطرح نعش نہ چیری جاوے اخبار عالم

درخت

شاہانہ ہمالیہ زور پاک ماہ ——— ترباد و حط ارم علاکہ
اخبار مندرجہ بالا مین درخت کہلا روز ہمیک صاحب رئیس خیر رودا توک نے
سنہ ۱۸۱۲ع مین جسکو عرصہ دو سو چونسٹھ برس کا گذرا ایک درخت انگور کا لگایا تھا
اوسوقت یہ درخت تین انچ کے قطر مین تھا لیکن تین پانچ چوڑا تھا اب اس
درخت کا محیط لیکے بچاؤ و توڑ بڑا ایک زمین مین پیہنے ذرہ بیگھہ ۱۸ بسوہ کے
سال گذشتہ مین خاص اوس درخت کی انگور سے چالیس پیپے شراب کے تیار
ہوئے ہین اور قیمت اوس شراب کی تین ہزار چہ سو اسی سکہ ڈالر نے جسکے از روئے
حساب آٹھ ہزار دو سو اسی روپیہ ہوئے اس درخت کے برابر اور کوئی درخت تمام دنیا کی
زمین پر نہین ہے اخبار عالم ملک یورپ و امریکا کے آدمی روپیہ کمانے کے
باب مین بڑے صاحب قسمت ہین ایک درخت کی آمدنی ہندوستان کے بڑے بڑے
دیہات کی سالانہ انتفاع سے زیادہ ہے حالانکہ دیہات کی زمین بہت سی ہوتی ہے
اور ہزارہا درخت ہر ایک قسم کے اوس زمین مین ہوتی ہین ایک بڑے شہر کے
بہت سے باغون کے تمام انگور اگر ایک سال میں فروخت ہون تو بھی
اس قدر آمدنی یقین ہے کہ نہ ہوگی جسقدر اوس ایک درخت کی انگور کے بیچنے کی
آمدنی ہوئی ہے اخبار عالم

مکان مہتمم کشف الاخبار بمبئی منشی محمد امان علی لکھنوی کا گوگاری محلہ ناگ...